نماز کے

اسرار و رموز

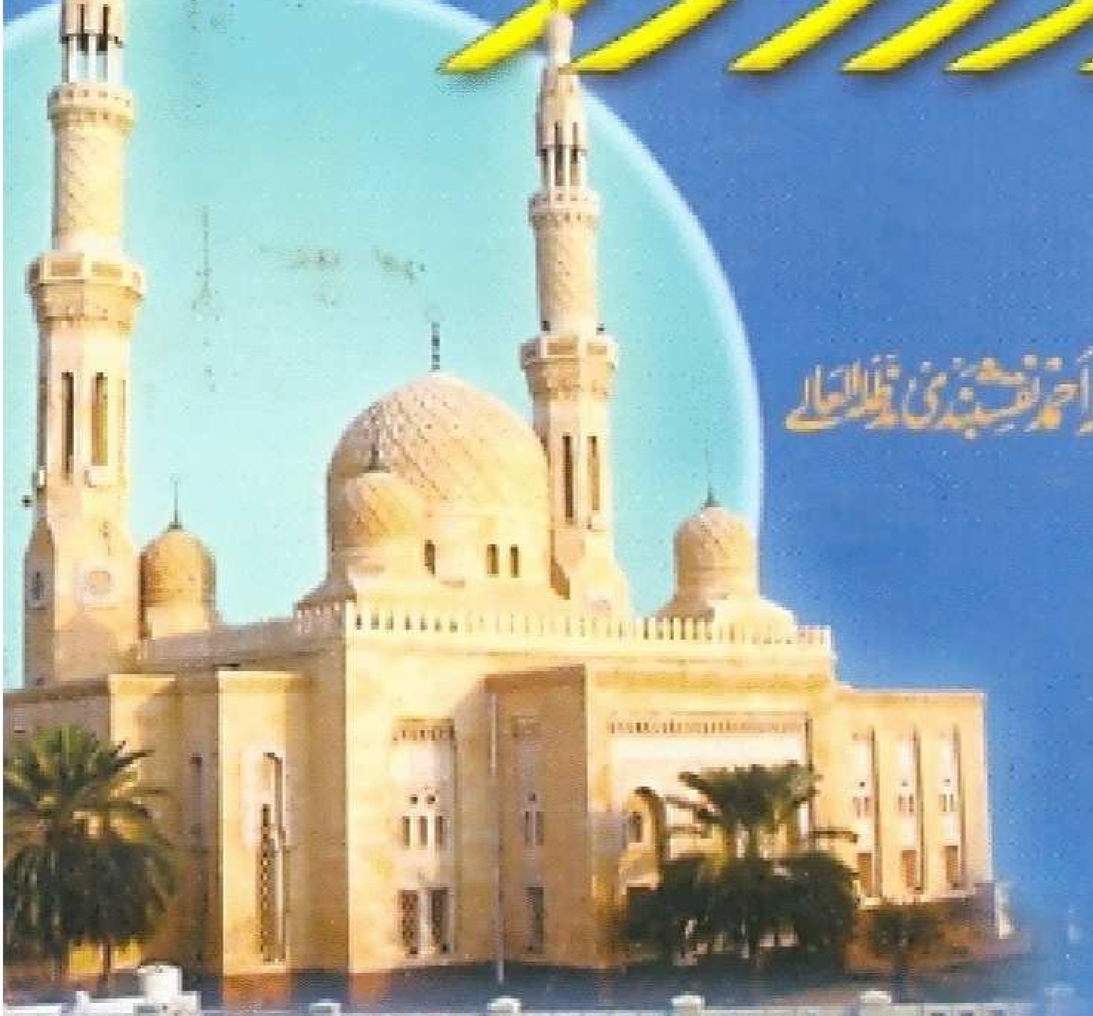

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ العالی

دارالکتاب دیوبند

باب ۹

نماز کا خشوع

لغت میں خشوع کے معنی سکون، تواضع، خوف اور تذلل کے ہیں۔ محقق علماء نے خشوع کی تعریفیں مختلف الفاظ میں بیان کی ہیں بعض نے کہا:

الخشوع التذلل مع خوف و سکون للجوارح

خشوع انتہائے تذلل، خوف اور اعضاء کے سکون کو کہتے ہیں۔

بعض نے کہا کہ

هو جمع الهم لها والاعراض عما سواها والتدبر فيما يجرى على لسانه من القرأة والذكر

توجہ کو کامل طور پر دوسروں سے ہٹا کر نماز کی طرف لگانا اور زبان پر جاری قرأت وذکر میں تدبر کرنا۔

حضرت قتادہؒ کہتے ہیں کہ ''دل کا خشوع اللہ تعالیٰ کا خوف ہے اور نگاہ کو نیچا رکھنا ہے۔''

مجاہد کہتے ہیں

انه ههنا غض البصر و خفض الجناح

''خشوع آنکھیں نیچی کر کے عاجزی سے جھکنے کو کہتے ہیں''

حضرت علیؓ فرماتے ہیں ترک الالتفات خشوع ''ہر طرف سے توجہ ہٹانا خشوع ہے۔''

ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ''خشوع کرنے والے وہ ہیں جو اللہ سے ڈرنے والے ہیں اور نماز میں سکون کرنے والے ہیں۔''

حضرت عطاؒ فرماتے ہیں کہ ''بدن کے کسی حصے سے نہ کھیلنا خشوع ہے''

صاحب قاموس نے لکھا ہے خشوع کا مفہوم تواضع کے قریب ہے۔ خشوع کا تعلق اعضائے بدن سے ہے اور خضوع کا تعلق آواز، نگاہ اور سکون اور اظہار عجز سے ہے۔

مفتی محمد شفیعؒ فرماتے ہیں کہ خشوع ظاہری سکون اور خضوع باطنی سکون کو کہتے ہیں۔

اب آیئے قرآن و حدیث کی روشنی میں نماز میں خشوع و خضوع کی حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

خشوع و خضوع (قرآن کی روشنی میں)

قرآن کریم میں جہاں کہیں بھی مؤمنین کو نماز کی ادائیگی پر زور دیا اور اس کے اوصاف اور ثمرات کا ذکر کیا گیا وہاں اقامت صلوۃ کے عنوان سے ہی بات کی گئی مثلاً

اقم الصلوۃ ، اقیمو الصلوۃ ، اقاموا الصلوۃ ، یقیمون الصلوۃ، و المقیمین الصلوۃ۔

یعنی نماز پڑھو کی بجائے نماز قائم کرو پر زور ہے۔ اور اقامت صلوۃ کی تعبیر

میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں۔

نماز میں رکوع وسجدہ کو اچھی طرح سے ادا کرے۔ ہمہ تن متوجہ رہے اور خشوع کے ساتھ پڑھے۔

حضرت قتادہؓ سے بھی یہی نقل کیا گیا کہ نماز کا قائم کرنا اس کے اوقات کی حفاظت کرنا اور رکوع وسجود کا اچھی طرح ادا کرنا ہے۔ گویا اقامت صلوۃ کا یہ شاہی حکم خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھی گئی نمازوں سے ہی پورا ہوسکتا ہے۔ نہ کہ غفلت سے پڑھی گئی نماز کے ساتھ۔ اسی لئے قرآن پاک میں نماز کے اندر خشوع اختیار کرنے کا حکم دیا گیا۔

۞......فرمایا:

وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ

(اللہ کی بارگاہ میں عاجزی کے ساتھ کھڑے ہوا کرو)

اس آیت کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ قانتین کے معنی خاشعین کے ہیں، یعنی خشوع سے نماز پڑھنے والے۔

مجاہد کہتے ہیں حق تعالیٰ کے ارشاد قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ (اور نماز میں کھڑے رہو اللہ کے سامنے مؤدب) اس آیت میں رکوع بھی داخل ہے اور خشوع بھی اور لمبی رکعت ہونا بھی، اور آنکھوں کو پست کرنا بازوؤں کو جھکانا اور اللہ سے ڈرنا بھی شامل ہے۔ لفظ قنوت میں جس کا اس آیت میں حکم دیا گیا یہ سب چیزیں داخل ہیں۔

۞......ایک جگہ پر اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِکْرِیْ

(میری یاد کیلئے نماز پڑھو)

جب نماز کا مقصد اللہ کی یاد ہے تو پھر وہ نماز نماز کہلانے کا حق نہیں رکھتی جس
میں اللہ کی یاد ہی نہ ہو۔

⊙ ...... اسی لئے قرآن مجید میں اسی نماز کو ذریعہ فلاح بتایا گیا جو خشوع کے ساتھ
پڑھی گئی ہو۔فرمان باری تعالیٰ ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ (المؤمنون:۱)

کامیاب ہو گئے وہ ایمان والے جو اپنی نمازوں کو خشوع کے ساتھ ادا
کرتے ہیں۔

اس آیت میں نماز میں خشوع اختیار کرنے والے مؤمنین کو کامیابی کی بشارت
دی گئی ہے۔کامیابی کیلئے یہ جو لفظ فلاح بولا گیا یہ بہت جامع لفظ ہے جس میں دنیا
آخرت کی ہر قسم کی کامیابی شامل ہے۔ بلکہ محققین نے کہا

لیس فی کلام العرب کله اجمع من لفظة الفلاح لخیری
الدنیا و الآخرة

(پوری لغت عرب میں لفظ فلاح سے جامع کوئی ایسا لفظ نہیں جو دنیا اور
آخرت کی بھلائیوں کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہو)

اس کے برعکس قرآن پاک میں متعدد مقامات پر نماز سے غفلت و بے توجہی
سے ڈرایا بھی گیا ہے۔اور ایسے نمازیوں کو وعیدیں سنائی گئی ہیں

⊙ ...... اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ
يُرَآءُوْنَ ۝ (الماعون:۱۔۳)

(بڑی خرابی ہے ان لوگوں کیلئے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں، جو دکھلاوا

کرتے ہیں)

مفسرین نے بے خبر ہونے کی مختلف تفسیریں کی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ نماز کے وقت کی خبر نہ ہو اور قضا کر دے دوسرے یہ کہ متوجہ نہ ہو اور ادھر ادھر مشغول ہو۔ تیسرے یہ کہ یہ ہی خبر نہ ہو کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔ تفسیر ابن کثیر میں اس آیت کی تفسیر میں نماز سے غفلت کی مختلف صورتیں بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔

و اما عن ادائها بار كا نها و شروطها على الوجه المامور به و اما عن الخشوع فيها و التدبر لمعانيها فاللفظ يشمل ذلك كله و لكل من اتصف بشيء من ذلك قسط من هذه الآية (تفسیر ابن کثیر ص ۴۵۵، ج ۴)

''جو لوگ اپنی نمازوں کو اچھی طرح ارکان کی شرائط کے ساتھ ادا کرنے سے غفلت برتتے ہیں، یا جو لوگ اپنی نمازوں میں خشوع پیدا کرنے کی فکر نہیں کرتے اور جو کچھ نماز میں پڑھا جاتا ہے اس کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے وہ بھی اس آیت کے مصداق ہیں۔ اور جس ویل کا ذکر اس آیت میں کیا گیا ہے ان کو بھی اس عذاب اور سزا میں سے حصہ ملنے والا ہے۔''

⑤ ...... ایک دوسری جگہ منافقین کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے۔

وَ اِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا (النساء:۱۴۲)

(اور جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو بہت کاہلی سے کھڑے ہوتے ہیں صرف لوگوں کو دکھانے کیلئے اور اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے مگر تھوڑا سا)

ایک جگہ پر چند انبیاء علیہم السلام کا ذکر فرما کر ارشاد فرمایا

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا (مریم:۵۹)

پس ان نبیوں کے بعد بعض ایسے ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے نماز کو برباد کیا اور خواہشات نفسانیہ کے پیچھے پڑ گئے سو عنقریب آخرت میں بڑی خرابی دیکھیں گے۔

۞ ......ایک جگہ ارشاد فرمایا

وَ مَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ اِلَّا اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ بِرَسُوْلِهٖ وَ لَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَ لَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ (توبہ:۵۴)

اور ان کی خیرات قبول ہونے میں اس کے سوا اور کوئی چیز مانع نہیں کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور نماز نہیں پڑھتے مگر کاہلی کے ساتھ اور نیک کاموں میں خرچ نہیں کرتے مگر گرانی کے ساتھ۔

ان آیات قرآنیہ سے معلوم ہوا کہ اللہ رب العزت ایسی ہی نماز چاہتے ہیں جو حضور قلب کے ساتھ اور خشوع و خضوع سے پڑھی گئی ہو جب کہ غفلت و سستی اور بے دھیانی سے پڑھی گئی نماز اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بنتی ہے۔

خشوع نماز احادیث کی روشنی میں

بہت سے احادیث میں نبی اکرم ﷺ نے نماز میں خشوع و خضوع کی اہمیت کو بیان فرمایا ہے۔

◎......ایک موقع پر آپ نے نماز کے بارے میں فرمایا

انما الصلوة تمکن و تواضع (ترمذی بروایت فضل بن عباس)

بے شک نماز سکون اور تواضع کا نام ہے

◎......ایک حدیث میں فرمایا

و تخشع و تضرع و تمسکن (البخاری، ۱: ۲۲۳)

اور نماز خشوع، تضرع اور عاجزی کا نام ہے۔

◎......ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا

لا صلوة الا بحضور القلب

حضور قلب کے بغیر نماز ہی نہیں

◎......ایک حدیث میں فرمایا

لا ینظر الله الیٰ صلوة لا یحضر الرجل فیها قلبه مع بدنه

اللہ تعالیٰ ایسی نماز کی طرف دیکھتے ہی نہیں جس میں آدمی اپنے جسم کے ساتھ دل کو بھی حاضر نہ کرے۔

◎......ایک اور موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا

یا ایها الناس ایاکم و الا لتفات فانه لا صلوة للملتفت

اے لوگو! غیر کی طرف متوجہ ہونے سے بچو کیونکہ غیر کی طرف متوجہ ہونے سے نماز نہیں ہوتی۔ (مسند احمد)

◎......ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان الله عزوجل یقبل علی المصلی مالم یلتفت

اللہ تعالیٰ نمازی پر اس وقت تک متوجہ رہتا ہے جب تک کہ وہ ادھر ادھر

متوجہ نہ ہو۔ (ابوداؤد، نسائی، حاکم، ابوذرؓ)

⊙...... نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

جب کوئی بندہ نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ نمازی فوراً اللہ کے حضور پہنچتا ہے پھر اگر وہ نمازی کہیں اور خیال لے کر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ارشاد فرماتے ہیں الیٰ خیر منی؟ الیٰ خیر منی؟ کیا مجھ سے اچھا کوئی نظر آیا جس کی طرف تو متوجہ ہوتا ہے۔ (ترغیب)

⊙......رسالت مآب ﷺ نے خشوع اور بغیر خشوع کے ادا کی جانے والی نماز میں فرق بیان کرتے ہوئے فرمایا:

ان الرجلین من امتی لیقومان الیٰ الصلوٰة و رکوعهما و سجودهما واحد و ان مابین صلاتیهما ما بین السماء و الارض

میری امت میں سے دو آدمی نماز میں کھڑے ہوتے ہیں، (بظاہر) ان دونوں کے رکوع اور سجدے برابر ہیں، مگر ان دونوں کی نمازوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ (خشوع و خضوع کی وجہ سے)

نبی اکرم ﷺ نے نہ صرف بہت سی احادیث میں خشوع کی اہمیت کو بیان فرمایا بلکہ صحابہ کرام کی خشوع و خضوع کے معاملے میں عملاً تربیت بھی فرمایا کرتے تھے۔

⊙......حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے اس کے بعد ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی، پھر آ کر حضور کو سلام کیا، آپ ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا:

ارجع فصل فانک لم تصل

(جاؤ دوبارہ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی)

تین بار ایسا ہی ہوا کہ وہ نماز پڑھ کر آیا اور آپ نے دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد اس نے کہا قسم اللہ کی جس نے آپ کو دین برحق دے کر بھیجا ہے مجھے اس کے سوا اچھی نماز نہیں آتی لہذا مجھے سکھا دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

جب تم نماز کو کھڑے ہو تو پہلے خوب اچھی طرح وضو کرو، پھر قبلہ رو کھڑے ہو جاؤ پھر تکبیر کہو پھر قرآن کا جو حصہ تمہیں آسان ہو وہ پڑھو پھر رکوع کرو اور تمہارا رکوع اطمینان کے ساتھ ہو پھر رکوع سے اٹھ کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ میں جاؤ اور تمہارا سجدہ اطمینان سے ہو پھر سجدے سے اٹھ کر بیٹھو اور اس بیٹھنے میں بھی اطمینان ہو، اس کے بعد دوسرا سجدہ کرو اور یہ سجدہ بھی اسی طرح اطمینان کے ساتھ ہو پھر اسی طرح اپنی پوری نماز میں کرو۔

④ ......ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ ؓ کے ساتھ نماز پڑھی اور ان کی ایک جماعت کے ساتھ آپ مسجد ہی میں بیٹھ گئے اتنے میں ایک شخص ان میں آ کر نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا اور لگا جلدی جلدی رکوع کرنے اور سجدے میں ٹھونگیں سی مارنے حضور ﷺ اس کو دیکھ رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

تم اس شخص کو دیکھتے ہو؟ اگر یہ ایسی ہی نماز پڑھتا ہوا مر گیا تو دین محمدی پر نہیں مرے گا۔ یہ نماز میں ایسی ٹھونگیں مارتا ہے جیسے کوا خون میں جلدی جلدی چونچیں مارتا ہے۔

⑤ ......ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

کہ نماز اس طرح پڑھا کرو گویا یہ آخری نماز ہے، اور اس طرح پڑھا کرو جیسے وہ شخص پڑھتا ہے جس کو یہ گمان ہو کہ اس وقت کے بعد مجھے دوسری نماز کی نوبت ہی نہ آئے گی۔ (جامع الصغیر)

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخصیت کو نصیحت فرمائی

و اذا صلیت فصل صلاۃ مودع (ابن ماجہ، مشکوۃ المصابح)

(جب تو نماز پڑھے تو رخصت ہونے والے کی طرح نماز پڑھ)

◉ ......ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

اسوء الناس سرقة الذی یسرق صلوته، قالو یا رسول الله و کیف یسرق صلوته قال لا یتم رکوعها و لا سجودها

بدترین چوری کرنے والا وہ شخص ہے جو نماز میں سے بھی چوری کرلے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ نماز میں سے کس طرح چوری کرے گا۔ ارشاد فرمایا کہ رکوع و سجدہ اچھی طرح سے نہ کرے۔

نبی اکرم ﷺ خشوع خضوع کی تربیت اس انداز میں فرماتے تھے کہ باریک باریک باتوں کی نشاندہی فرماتے۔

◉ ......آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز میں اپنی داڑھی سے کھیل رہا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لو خشع قلب هذا الخشعت جوارحه (حکیم ترمذی، ابو ہریرہؓ)

اگر اس کے دل میں خشوع ہوتا تو اس کے اعضاء بھی خشوع کرتے۔

◉ ......حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا ینظر الله تعالیٰ الی صلاۃ عبد لا یقیم فیها صلبه بین

رکوعها وسجودها

اللہ تعالیٰ اس بندے کی نماز کی طرف نظر نہیں فرماتے جو رکوع اور سجدہ کے درمیان اپنی پشت کو سیدھا نہیں کرتا۔

◉ ..... ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا۔

مثل الذی لا یقیم صلبه فی صلاته کمثل حبلی حملت فلما دنا نفاسها اسقطت فلا هی حمل و لا هی ذات ولد

جو شخص نماز میں پشت سیدھی نہیں کرتا اس کی مثال اس حاملہ عورت کی سی ہے جس کا ولادت کے وقت حمل ساقط ہو جائے، نہ وہ حاملہ رہی نہ صاحب اولاد

◉ ..... حضرت عائشہؓ نے ایک مرتبہ دریافت کیا کہ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا کیسا ہے۔فرمایا یہ شیطان کا نماز میں سے اچک لینا ہے۔

◉ ..... ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نماز کے وقت اپنے بندے کی طرف برابر متوجہ رہتے ہیں جب تک کہ وہ دوسری طرف التفات نہ کرے۔ جب دوسری طرف التفات کرتا ہے یعنی گوشہ چشم سے دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے رخ پھیر لیتے ہیں۔

◉ ..... حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

نماز میں خشوع یہ ہے کہ نماز پڑھنے والا یہ نہ جانے کہ اس کے دائیں طرف کون شخص ہے اور بائیں طرف کون ہے۔

◉ ..... بعض لوگوں کو نماز میں اوپر دیکھنے کی عادت ہوتی ہے۔اس کے بارے میں

آپ ﷺ نے تنبیہ فرمائی فرمایا:

جو لوگ نماز میں اوپر دیکھتے ہیں وہ اپنی اس حرکت سے باز آ جائیں ورنہ نگاہیں اوپر ہی رہ جائیں گی۔

......بعض لوگ نماز میں آنکھیں بند کرنے کے عادی ہوتے ہیں، نبی علیہ السلام نے اس بات سے بھی منع فرمایا۔ فرمایا:

تم میں سے جب کوئی نماز میں کھڑا ہو تو آنکھیں بند نہ کرے (طبرانی)

......نگاہ کے بارے میں آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ سجدے کی جگہ پر ہونی چاہیے چنانچہ فرمایا:

اپنی نگاہ کو اس جگہ رکھو جس جگہ سجدہ کرتے ہو اور نماز میں دائیں بائیں التفات نہ کرو۔

......بعض اوقات یوں ہوتا ہے کہ آدمی بظاہر تو لمبے لمبے رکوع اور سجدے کرتا ہے اور یوں لگتا ہے جیسے کوئی بڑا ہی ڈوب کر نماز پڑھ رہا ہے لیکن حقیقۃً اس کے دل کی یہ حالت ہوتی ہے کہ غفلت اور انتشار میں ڈوبا ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس حالت سے بھی متنبہ فرمایا۔

حضرت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا نفاق کے خشوع سے اللہ ہی سے پناہ مانگو، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ نفاق کا خشوع کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا کہ ظاہر میں تو سکون اور دل میں انتشار ہو۔

......حضرت ابو درداءؓ بھی اس قسم کا ایک واقعہ نقل کرتے ہیں جس میں نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا کہ

"نفاق کا خشوع یہ ہے کہ ظاہر بدن تو خشوع والا معلوم ہو اور دل میں خشوع نہ ہو"۔

بہت سی احادیث میں نبی علیہ الصلوۃ والسلام بطور ترغیب خشوع کے فضائل بھی بیان فرمائے تاکہ مؤمنین کے دل میں خشوع وخضوع والی نماز کا شوق پیدا ہو۔

⊙ ......فرمایا:

من صلى ركعتين لم يحدث فيهما نفسه بشيء من الدنيا غفر له ما تقدم من ذنبه (رواہ ابن ابی شیبہ، بخاری ومسلم)

یعنی جو شخص دو رکعتیں پڑھے اور ان میں اپنے دل میں دنیا کی کوئی بات نہ کرے اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

⊙ ......ایک موقع پر فرمایا:

فيحسن وضوءها و خشوعها و ركوعها الا كانت له كفارة لما قبلها من الذنوب ما لم تؤت كبيرة (مسلم)

پس اس نے اچھی طرح وضو کیا پھر خشوع و رکوع خوب کیا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے بشرطیکہ اس نے کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کیا ہو۔

⊙ ......ایک روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا

اذا قام العبد الى صلاته فكان هواه و وجهه و قلبه الى الله عز و جل انصرف كيوم ولدته امه

جب بندہ نماز کیلئے کھڑا ہو اور اس کی خواہش، اس کا چہرہ اور اس کا دل

سب اللہ کی طرف متوجہ ہو تو وہ نماز سے ایسے فارغ ہوگا جیسے اس دن جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ (مسلم، احیاء العلوم)

......اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا'

فمن فرغ لها قلبه و حافظ عليها بحدها و وقتها و سننها فهو مؤمن (کنز العمال، ۷:۹۷۷)

جس نے نماز کیلئے دل خالی کر لیا اور نماز کے آداب وسنن کا لحاظ رکھا وہ مؤمن ہے۔

......اور آپ ﷺ نے فرمایا'

جنت میں ایک نہر ہے جس کو (کشادہ) کہا جاتا ہے۔ اس میں ایسی حوریں ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے زعفران سے پیدا کیا ہے۔ وہ موتی اور یاقوت سے کھیلتی ہیں اور ستر ہزار زبانوں میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھتی ہیں ان کی آواز حضرت داؤدؑ کی آواز سے بھی حسین تر ہے اور یہ کہتی ہیں کہ ہم اس کے لئے ہیں جو خشوع و خضوع اور حضور قلب کے ساتھ نماز ادا کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اسے ضرور اپنی جنت میں رہائش دوں گا اور ضرور اسے اپنی زیارت کراؤں گا۔

خشوع وخضوع اکابرین امت کی نظر میں

اب خشوع پر اکابرین کے کچھ اقوال اور ملفوظات درج کیے جاتے ہیں۔

حضرت علیؓ سے کسی نے پوچھا کہ خشوع کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ خشوع دل میں ہوتا ہے یہ بھی ان کا قول ہے کہ

دائیں بائیں التفات یعنی گوشۂ چشم سے دیکھنے سے بچنا خشوع ہے۔

◎ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ خشوع کرنے والے وہ ہیں جو اللہ سے ڈرنے والے ہیں اور نماز میں سکون سے رہنے والے ہیں۔

اور آپ فرمایا کرتے تھے

حضور قلب سے پڑھی گئی دو رکعتیں ان ہزار رکعتوں سے افضل ہیں جن میں دل غیر حاضر ہو (تنبیہ المغترین)

◎ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے برسر منبر ارشاد فرمایا کہ "آدمی کے دونوں رخسار اسلام میں سفید ہو جاتے ہیں (بوڑھا ہو جاتا ہے) لیکن اس کا حال یہ ہوتا ہے کہ اس نے کوئی نماز بھی پوری نہیں پڑھی ہوتی" لوگوں نے پوچھا وہ کیسے؟ فرمایا وہ نماز میں خشوع اور تواضع اختیار نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف اچھی طرح متوجہ نہیں ہوتا اس لئے اس کی کوئی نماز بھی پوری نہیں۔

◎ حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ دوسروں سے زیادہ مختصر نماز پڑھا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ اس تخفیف سے ہم شیطانی وساوس کو پیچھے چھوڑ دیتے ہیں۔

◎ حضرت معاذ بن جبلؓ نے فرمایا جو شخص نماز میں بالارادہ دیکھے کہ میرے دائیں اور بائیں کون کھڑا ہے اس کی نماز نہیں ہوگی۔

◎ حضرت ابوالدرداءؓ کہتے ہیں صاحب خشوع کی چار صفات ہیں اعظام المقام واخلاص المقال و الیقین التمام و جمع الھم بارگاہ خداوندی کو عظیم جاننا، قرأت میں اخلاص، کامل یقین اور کامل توجہ۔

◎ حضرت عطاؒ سے منقول ہے جب انسان نماز میں ادھر ادھر متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

یا ابن آدم الی من تلتفت ان اخیر لک ممن تلتفت الیه

اے ابن آدم! تو کس طرف متوجہ ہے کیا وہ مجھ سے زیادہ بہتر ہے جس طرف تو متوجہ ہے۔ (ترغیب)

- حضرت سفیان ثوریؒ نے فرمایا جسے نماز میں خشوع حاصل نہیں اس کی نماز ہی نہیں۔
- ایک شخص نے بلند آواز سے سید علی خواصؒ سے دریافت کیا کہ آپ نے عصر کی نماز ادا کر لی؟ آپ خاموش رہے اور اس کو کچھ دیر تک جواب نہ دیا پھر فرمایا کہ آئندہ مجھ سے یہ سوال نہ کرنا ورنہ مجھ سے جھوٹ بلوائے گا کیونکہ نماز اسے کہتے ہیں جس میں شروع سے لے کر آخر تک بندہ اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہو۔
- حضرت مجدد الف ثانیؒ اپنے مکاتیب میں تحریر فرماتے ہیں:

سجدہ میں ہاتھوں کی انگلیوں کو ملانے اور رکوع میں انگلیوں کو علیحدہ علیحدہ کرنے کا اہتمام بھی ضروری ہے۔ شریعت نے انگلیوں کو ملانے اور کھولنے کا حکم بے فائدہ نہیں دیا...... مزید فرماتے ہیں نماز میں کھڑے ہونے کی حالت میں سجدہ کی جگہ پر نگاہ جمائے رکھنا رکوع کی حالت میں پاؤں پر نگاہ رکھنا اور سجدہ میں جا کر ناک پر رکھنا اور بیٹھنے کی حالت میں ہاتھوں پر نگاہ رکھنا نماز میں خشوع پیدا کرتا ہے اور اس سے نماز میں دلجمعی نصیب ہوتی ہے۔

- حضرت تھانویؒ نے فرمایا کہ خشوع کی حقیقت یہ ہے کہ:

کسی نیک عمل میں بطور مقصودیت کوئی غیر اللہ قلب میں حاضر نہ ہونا اور قلب کا التفات بطور تخیل بھی کسی جانب نہ ہونا (خشوع ہے) خشوع لغۃً مطلق سکون ہے اور شرعاً سکون جوارح، جسکی حقیقت ظاہر ہے۔

(شریعت و تصوف)

5 حضرت مولانا مفتی شبیر عثمانی صاحبؒ نے فرمایا کہ:

اصل خشوع قلب کا ہے اور اعضائے بدن کا خشوع اس کے تابع ہے۔ جب نماز میں قلب خاشع و خائف اور ساکن و پست ہوگا تو خیالات ادھر ادھر بھٹکتے نہیں پھریں گے ایک ہی مقصود پر جم جائیں گے پھر خوف وہیبت اور سکون و خضوع کے آثار بدن پر بھی ظاہر ہوں گے مثلاً بازو اور سر جھکانا، نگاہ پست رکھنا، ادب سے دست بستہ کھڑا ہونا، ادھر ادھر نہ تاکنا، کپڑے یا داڑھی وغیرہ سے نہ کھیلنا، انگلیاں نہ چٹخانا اور اسی قسم کے بہت سے افعال اور احوال لوازم خشوع میں سے ہیں۔

خشوع و خضوع نماز کی روح ہے:

ہر چیز کا ایک ظاہر ہوتا ہے اور ایک باطن ہوتا ہے، ایک جسم ہوتا ہے اور ایک اس کی روح ہوتی ہے۔ نماز بھی اگرچہ ظاہراً کچھ کلمات اور کچھ افعال بدنی (قیام، رکوع و سجود وغیرہ) پر مشتمل ہے لیکن اس کی روح اس کا خشوع و خضوع ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں

و روح الصلٰوة هی الحضور مع الله و الاستشراف للجبروت تذکر جلال الله تعظیم ممزوج بمحبة و طمانینة

(اللہ کے سامنے حضوری اور سکنت و محبت آمیز تعظیم کے ساتھ اس کے جلال و جبروت کا تصور اور گہرا دھیان۔ بس یہی نماز کی روح ہے۔)

اہل لغت نے لفظ صلٰوة کے جو معنی بتائے ہیں اس میں صلوة بمعنی دعا منقول ہے یعنی اللہ کو پکارنا۔ اور صحیح بخاری کی ایک روایت کے مطابق نبی علیہ السلام نے فرمایا

ان احدکم اذا قام فی الصلوۃ فانه یناجی ربه

(جب کوئی نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو اپنے رب سے مناجات کرتا ہے)

اور ظاہر ہے کہ دعا اور مناجات تو حضور قلب اور سراپائے انکسار و عجز سے ہی کی جا سکتی ہیں۔ اور اگر یہی نہ رہے تو نماز کا مقصود جاتا رہے گا۔

چنانچہ حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ:

نماز کی اصل روح خشوع و خضوع ہے اور تمام نماز میں حضوری قلب ہے۔ نماز اسی قدر لکھی جاتی ہے جس قدر حضوری قلب ہو، نماز باروح وہی ہے جس میں اول سے آخر تک دل حاضر رہے۔

تو معلوم ہوا کہ نماز کی حقیقت اور نماز کی روح اس کا خشوع و خضوع ہی ہے۔ خشوع و خضوع کے بغیر غفلت اور بے توجہی کے ساتھ پڑھی گئی نماز بغیر روح کے ایک بے جاں لاشے کی طرح ہے اگرچہ ظاہری حرکات کے اعتبار سے وہ بھی ایک نماز نظر آتی ہے۔

خشوع کی اہمیت کی ایک تمثیل سے وضاحت

خشوع و خضوع کی اہمیت کو سمجھنے کیلئے درج ذیل تمثیل پر غور فرمائیں۔

جس طرح انسان بہت سے اجزاء کا مجموعہ ہے، مثلاً اس میں روح ہے جو ہم کو نظر ہی نہیں آتی مگر وہی انسان کا سب سے اہم جزو ہے اور اسی سے اس کی زندگی قائم رہتی ہے۔ اسی طرح جگر، معدہ، قلب و دماغ وہ اعضاء ہیں کہ ان میں سے اگر ایک بھی جاتا رہے تو انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ پھر ان کے علاوہ ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان ناک، زبان یہ ایسے اعضاء ہیں کہ ان میں سے ہر ایک پر اگرچہ انسان کی زندگی موقوف نہیں، لیکن پھر بھی ان کی خاص اور غیر معمولی اہمیت ہے اور ان میں

سے کوئی ایک بھی ماؤف ہو جائے تو آدمی میں بڑا نقص پڑ جاتا ہے اور انسانیت کے بہت سے مقاصد فوت ہو جاتے ہیں۔

ان کے علاوہ کچھ ایسے اجزاء ہیں جن کو صرف خوبصورتی میں دخل ہے اور ان کے نہ ہونے یا خراب ہونے سے آدمی بدصورت اور قبیح المنظر معلوم ہونے لگتا ہے جیسا کہ داڑھی کے بال پلکوں کے بال، ناک یا کان کا خارجی حصہ وغیرہ وغیرہ۔ پھر ان سب کے علاوہ کچھ چیزیں ایسی بھی ہیں جس کو صرف کمال حسن میں دخل ہے، مثلاً اٹھی ہوئی ناک کشادہ پیشانی، کمان دار بھویں، رنگ میں سپیدی اور سرخی کی آمیزش وغیرہ وغیرہ۔

بالکل اسی طرح نماز کے بھی بہت سے اجزاء ہیں، جن میں سے بعض بعض سے زیادہ اہم ہیں، مثلاً اللہ تعالیٰ کی لاشریک الوہیت اور اس کی شان رحیمی وقہاری کا تصور کرتے ہوئے اس کے حکم کی تعمیل کا قصد اور اس کی عبادت کا ارادہ (یعنی نیت جو قلب کا فعل ہے) اور دوران نماز اس کی عظمت وکبریائی اور اپنی ذلت وپستی کا دھیان، اور خشوع وخضوع کی کیفیت یہ سب بمنزلہ روح کے ہیں۔ لہٰذا بالفرض کوئی نماز ان سے بالکل خالی ہو تو یقیناً وہ بے روح نماز ہے اور اسکی مثال بالکل اسی انسانی ڈھانچے کی سی ہے جس کے ظاہری اعضاء ہاتھ پاؤں وغیرہ تو صحیح وسالم ہوں لیکن اس میں سے روح نکل چکی ہو، الغرض نماز میں نیت اور اللہ تعالیٰ کی عظمت وکبریائی کا دھیان اور خشوع کی کیفیت کا درجہ وہی ہے جو انسان کے وجود میں روح کا ہے۔

پھر قیام وقرأت، رکوع وسجود وغیرہ ارکان نماز کی حیثیت بالکل وہی ہے جو انسانی جسم میں دل ودماغ اور جگر ومعدہ جیسے اعضاء رئیسہ کی ہے۔ جس طرح ان اعضاء میں سے اگر ایک بھی نکال دیا جائے انسان زندہ نہیں رہ سکتا اسی طرح

نماز کے ارکان میں سے اگر کوئی رکن فوت ہو جائے تو نماز باقی نہ رہے گی۔

تیسرا درجہ واجبات کا ہے ان میں سے کسی کے فوت ہو جانے سے نماز ایسی ناقص ہو جائے گی جیسے کہ ظاہری اعضاء، ہاتھ پاؤں، آنکھ ناک وغیرہ کے جاتے رہنے سے انسان ناقص اور ادھورا رہ جاتا ہے۔

چوتھا درجہ سنن و مستحبات کا ہے، پس نماز میں جو چیزیں سنت اور مستحب کے درجہ کی ہیں، ان کے فوت ہو جانے سے ویسی ہی کمی اور بدصورتی آجاتی ہے جیسا کہ بھوؤں یا پلکوں کے بال گر جانے سے یا ناک، کان ہونٹ کا کوئی حصہ کٹ جانے سے آدمی بدصورت ہو جاتا ہے۔

پانچواں درجہ آداب اور لطائف کا ہے، مثلاً یہ کہ نماز کے افتتاح یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت اور قیام کے دوران میں نمازی کے ظاہر و باطن کی کیفیت کیا ہو، قرأت کس طرح اور کن رعایات اور کیفیات کے ساتھ کرے، پھر رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ اور قعدہ میں اور ان کے درمیانی انتقالات میں ظاہر و باطن کی کیا کیفیت ہو، سب نماز کے آداب اور لطائف ہیں اور ان کی حیثیت وہی ہے جو انسان کے ظاہری اور باطنی محاسن کی ہوتی ہے اور جس طرح ظاہری و باطنی کمالات اور محاسن کی کمی بیشی آدمی کے درجہ کو گھٹاتی اور بڑھاتی ہے، اسی طرح نمازوں کا درجہ بھی ان آداب و لطائف ہی کے لحاظ سے ادنیٰ یا اعلیٰ ہوتا ہے، یہاں تک کہ بسا اوقات ایک صف میں برابر برابر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے دو آدمیوں کی نمازوں میں (ان آداب و لطائف ہی کی کمی بیشی سے) قطرہ و سمندر اور ذرہ و پہاڑ کا سا فرق ہو جاتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان الرجلين من امتي ليقومان الىٰ الصلوة و ركوعهما و سجودهما واحد و ان مابين صلاتيهما ما بين السماء و الارض

(میری امت میں سے دو آدمی نماز میں کھڑے ہوتے ہیں، (بظاہر) ان دونوں کے رکوع اور سجدے برابر ہیں، مگر ان دونوں کی نمازوں میں زمین وآسمان کا فرق ہے)

خشوع کی فقہی حیثیت

خشوع خضوع اگرچہ نماز کی روح ہے تاہم کتب فقہ میں فقہائے کرام نماز کی شرائط اور فرائض و واجبات کو بیان کرتے ہوئے خشوع پر زیادہ کلام نہیں کرتے۔ اس بات میں علماء کا اختلاف ہے کہ آیا خشوع بھی نماز کا کوئی رکن ہے یا فضائل میں سے ہے۔ امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ نے کہا ہے کہ فقط تکبیر میں دل حاضر ہو جائے تو نماز ہو جائے گی۔ لیکن اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ خشوع کو نماز میں ثانوی حیثیت حاصل ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ فقہاء کے علم کے دائرہ کار میں فقط ہیئت نماز کا بیان ہے کیفیت نماز کا بیان نہیں ہے۔ لہٰذا وہ یہ تو بیان کرتے ہیں کہ کن ارکین کے ادا کر دینے سے نفس نماز ادا ہو جاتی ہے کہ بندہ کا شمار تارکین نماز میں نہ ہو۔ لیکن نماز کس درجے کی ہے قبولیت کا درجہ رکھتی ہے یا منہ پر مار دینے کے قابل ہے اس کا بیان ان کے موضوع علم سے خارج ہے۔ اسی لئے صاحب روح المعانی نے کہا ہے کہ خشوع اجزائے صلوٰۃ کیلئے شرط نہیں ہے لیکن قبول صلوٰۃ کیلئے شرط ہے۔

بعض ائمہ دین کا یہ فتویٰ ہے کہ جو نماز خشوع سے خالی ہو وہ نماز ہی نہیں۔

بروایت شیخ ابوطالب مکی حضرت سفیان ثوریؒ نے فرمایا

من لم یخشع فسدت صلوته

جس کی نماز خشوع سے خالی رہی اس کی نماز فاسد ہے۔

اور حضرت خواجہ حسن بصریؒ سے نقل کیا گیا

کل صلوۃ لا یحضر فیھا القلب فھی الی العقوبۃ اسرع

جو نماز دل کی حضوری کے بغیر غفلت ہی میں ادا کی جائے اس پر ثواب کی امید سے زیادہ عذاب کا اندیشہ ہے۔

حضرت عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ خشوع نماز کے ہر رکن کیلئے شرط ہے۔ بعض احادیث سے اسی بات کی صراحت ثابت ہوتی ہے کہ حقیقی نماز وہی ہے جو خشوع سے پڑھی جائے اور پڑھنے والے کو ثواب بھی اسی قدر ملتا ہے جس قدر اس کا دل نماز میں حاضر ہو مثلاً آپ ﷺ نے فرمایا

لا صلوۃ الا بحضور قلب

حضور قلب کے بغیر نماز ہی نہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

لیس للعبد من الصلوۃ الا ما عقل منھا

آدمی کے لئے نماز میں سے اتنا ہی حصہ ہوتا ہے جتنا کہ اس نے سمجھا ہوتا ہے۔

حافظ ابن قیمؒ اپنی کتاب **الصلوۃ و احکام تارکھا** میں اسی حدیث مبارک کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ نمازی نے اگر اپنی نماز میں کسی ایک ہی جزو کو سمجھ کر ادا کیا ہو تو اس کو اجر و ثواب صرف اسی جزو کا ملے گا اگرچہ نماز کا بوجھ اس کا سر سے اتر گیا۔

حضرت عمار بن یاسرؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو

فرماتے ہوئے سنا

ان الرجل لینصرف و ما کتب له الا عشر صلوته تسعها ثمنها سبعها ، سدسها خمسها ربعها ثلثها نصفها

آدمی جب نماز سے فارغ ہوتا ہے تو کسی کیلئے اس کے ثواب میں سے دسواں حصہ لکھا جاتا ہے، کسی کیلئے نواں حصہ، کسی کیلئے آٹھواں، ساتواں چھٹا پانچواں، چوتھائی، تہائی، اور آدھا حصہ لکھا جاتا ہے۔

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں جس قدر خشوع ہوگا اسی قدر وہ مقبول ہوگی اور جس قدر خشوع میں کمی ہوگی اسی قدر اس کے ثواب اور قبولیت میں کمی رہے گی۔ بلکہ بعض اوقات عذاب کا باعث ہوتی ہے۔ لیکن یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ فقہائے کرام نے خشوع کی کم سے کم مقدار جو رکھی ہے وہ یہ ہے کہ تکبیر کہتے وقت دل حاضر ہو، اگر کوئی اسی شرط کے ساتھ نماز ادا کرلے تو ترک نماز کے حکم سے نکل جائے گا۔ تارک نماز کا عذاب بہ نسبت غافل نمازی کے بہت سخت ہے۔

نمازیوں کے مدارج

حافظ ابن قیمؒ نے نمازیوں کی پانچ قسمیں بیان کی ہیں۔

(۱) مطہاون فی الصلوۃ

نمازیوں کی پہلی قسم کو مطہاون فی الصلوۃ کہتے ہیں۔ یہ وہ نمازی ہیں جو نماز بے قاعدگی سے پڑھتے ہیں یا سستی کرتے ہیں۔ یعنی کبھی پڑھ لی کبھی نہ پڑھی۔ کبھی

دیر سے پڑھی اور کبھی قضا کر کے پڑھی۔ ایسے ہی نمازیوں کے بارے یہ آیت نازل ہوئی کہ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ۔ ہلاکت ہے ان نمازیوں کیلئے جو اپنی نماز میں سستی کرتے ہیں۔

(۲) معاقب فی الصلوۃ

دوسری قسم کے نمازیوں کو معاقب فی الصلوۃ کہتے ہیں۔ یہ وہ نمازی ہیں جو نماز تو باقاعدگی سے پڑھتے ہیں لیکن نماز میں بھی ان کا دھیان دنیا ہی کی طرف لگا رہتا ہے۔ پوری نماز میں وہ بجائے اللہ رب العزت سے مناجات کرنے کے دنیا ہی کے تانے بانے بنتے رہتے ہیں۔ یہ نمازی ایسے ہیں کہ جن سے مؤاخذہ ہوگا کہ نماز کو برے طریقے سے کیوں پڑھا، تمہیں ذرا بھی احساس نہیں کہ تم شہنشاہ کے دربار میں کھڑے ہو۔ لہٰذا ان کو سزا ہوگی لیکن یہ ترک نماز کے بڑے عذاب سے بچ جائیں گے۔

(۳) معفون عنہ

تیسری قسم کے نمازی معفون عنہ کہلاتے ہیں یہ وہ نمازی ہیں جو اپنے دھیان کو اللہ کی طرف لگانے کی کوشش کرتے ہیں اگرچہ کہ پھر بھی ان کا خیال دنیا کی طرف چلا جاتا ہے لیکن وہ یکسو ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے درگزر کا معاملہ فرمائیں گے اور ان کی کمی کوتاہی کو معاف فرما دیں گے۔

(۴) خاشعین

چوتھی قسم کے نمازی خاشعین کہلاتے ہیں یہ وہ ہیں جو تکبیر تحریمہ کہتے ہی مخلوق

سے کٹ جاتے ہیں اللہ سے جڑ جاتے ہیں۔ ایسے ہی نمازیوں کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ . الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ

(۵) مقربین

پانچویں قسم کے نمازی وہ ہیں جو مقربین کہلاتے ہیں۔ یہ وہ ہیں جن کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے۔ انہیں نماز کے بغیر چین ہی نہیں آتا۔

ہماری نمازیں

امت مسلمہ کی خوش قسمتی ہے کہ اسے نماز جیسی عظیم الشان عبادت کا تحفہ ملا۔ اور تحفہ بھی وہ جو اللہ رب العزت نے اپنے محبوب ﷺ کو عرش پر بلوا کر اپنے قرب خاصہ میں عطا کیا۔ لیکن ہماری بد قسمتی کہ ہم آج اس تحفے کے ناقدرے نکلے ہیں۔ وہ نماز جسے معراج المومنین کہا گیا، آج مومنین کی معراج نہ بن سکی۔ وہ نماز جسے نبی علیہ السلام نے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک بتایا تھا۔ آج ہمارے اوپر بوجھ بن گئی ہے۔ آج ۷۵ فیصد مسلمان تو نماز جیسی عظیم عبادت کو ترک ہی کر چکے ہیں اور جو ۲۵ فیصد نمازی ہیں ان میں بھی اکثریت ایسی ہے جو نماز کو بطور خانہ پری کے پڑھتے ہیں۔ شوق و محبت اور احساس بندگی کے ساتھ نماز ادا کرنے والے بہت تھوڑے ہیں۔

آج ہم نمازیں اس طرح سے پڑھتے ہیں کہ اللہ اکبر کہنے سے لے کر سلام پھیرنے تک ہمیں ایک دفعہ بھی اللہ تعالیٰ کا خیال نہیں آتا۔ دوکاندار اپنی دوکان سے نہیں نکلتا۔ ڈاکٹر اپنے کلینک سے نہیں نکلتا اور کسان اپنی کھیتی سے باہر نہیں آتا۔

ایسے ہی نمازیوں کے لئے نبی علیہ السلام نے فرمایا تھا۔

یاتی علی الناس زمان یصلون و لا یصلون

لوگوں پر ایک ز ۔ ایسا بھی آئے گا کہ نماز پڑھتے ہوں گے لیکن نمازی نہیں ہوں گے۔

حضرت عبادہ ﷺ فرماتے ہیں:

میں بتاؤں سب سے پہلے کیا چیز دنیا سے اٹھے گی، سب سے پہلے نماز کا خشوع اٹھ جائے گا تو دیکھے گا کہ بھری مجلس میں ایک بھی شخص خشوع سے نماز پڑھنے والا نہ ہوگا۔

آج وہی وقت آچکا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج ہر مسلمان اجتماعی طور پر بھی پریشان ہے اور اپنے ذاتی احوال میں بھی پریشان ہے۔ اجتماعی طور پر اگر ہم اپنی قوم کو دیکھیں تو جس ذلت و رسوائی اور پستی کا شکار ہم آج ہیں پہلے کبھی نہ تھے۔ آج طاغوتی طاقتیں ہر طرف سے ہمارے اوپر چڑھ دوڑی ہیں لیکن ہماری بے بسی دیدنی ہے۔ اور اگر مسلمانوں کے ذاتی احوال کو دیکھیں تو ہر شخص طرح طرح کے مسائل اور پریشانیوں کا شکار نظر آتا ہے۔ کوئی بیماریوں کی وجہ سے پریشان ہے، کوئی معاشی حالات کی وجہ سے پریشان ہے اور کوئی خاندانی رشتوں کی وجہ سے پریشان ہے الغرض کہ ہر شخص عجیب وغریب مسائل میں الجھا ہوا نظر آتا ہے۔ ان تمام اجتماعی اور ذاتی مصائب میں مبتلا ہونے کی وجہ کیا ہے؟ وجہ یہی ہے کہ ہم نے نماز جیسی عظیم عبادت کو چھوڑ دیا ہے۔ اگر ہم نماز کو ہی قائم کر لیتے اور اس کو تمام تر آداب و شرائط کی رعایت کے ساتھ ادا کرنے والے بن جاتے تو یہ ہمارے تمام تر اجتماعی اور ذاتی مسائل کا مداوا بن جاتی۔

اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں **و استعینوا بالصبر و الصلوۃ** کہ تم اپنے امور میں (اللہ) تعالیٰ کی مدد حاصل کرو نماز سے اور صبر سے۔ لیکن ہم اللہ رب العزت کے بتائے (ہو)ئے اس نسخہ پر عمل نہیں کرتے۔ ہم خشوع سے خالی نمازیں پڑھتے ہیں...... اور (ہما)ری یہ نمازیں بجائے شرف قبولیت پانے کے اللہ کے غضب کا باعث بن جاتی ہیں۔

ایک حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان الرجل لیصلی ستین سنة و ما له صلوۃ قبل و کیف ذلک؟ قال یتم الرکوع ولا یتم السجود و یتم السجود و لا یتم الرکوع

ایک آدمی ساٹھ (۶۰) سال نماز پڑھتا ہے اور فی الحقیقت اس کی ایک بھی نماز نہیں ہوتی۔ عرض کیا گیا' یہ کیسے؟ ارشاد فرمایا وہ رکوع ٹھیک کرتا ہے تو سجدہ پورا نہیں کرتا اور سجدہ پورا کرتا ہے تو رکوع پورا نہیں کرتا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے خاص راز دار صحابی کہلاتے ہیں۔ ایک (د)فعہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع سجدہ پورا نہیں کرتا تھا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ تم کتنے عرصے سے ایسی نمازیں پڑھتے ہو؟ اس نے کہا' چالیس سال سے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا پھر تم نے گویا نماز پڑھی ہی نہیں اگر تم اسی حالت میں مر گئے تو فطرت پر نہیں مرو گے۔ (کتاب الصلوۃ۔ ابن قیمؒ)

حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ جب مومن بندہ نماز کو اچھی طرح ادا کرتا ہے اور اس کے رکوع وسجود کو اچھی طرح بجالاتا ہے تو اس کی نماز بشاشت والی اور نورانی ہوتی ہے اور فرشتے اس نماز کو آسمان پر لے جاتے ہیں وہ نماز اپنے نمازی کیلئے دعا کرتی ہے اور کہتی ہے:

حفظک اللہ سبحانہ کما حفظتنی

اللہ تیری حفاظت کرے جس طرح تو نے میری حفاظت کی۔

اور اگر نماز کو اچھی طرح سے ادا نہیں کرتا تو وہ نماز ظلمت والی رہتی ہے فرشتوں کو اس نماز سے کراہت آتی ہے اور وہ اس کو آسمان پر نہیں لے جاتے وہ نماز اس نمازی کو بددعا دیتی ہے اور کہتی ہے۔

ضیعک اللہ تعالیٰ کما ضیعتنی

اللہ تجھے ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا۔

ایک اور حدیث میں اسی قسم کا مضمون منقول ہے حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔ کہ جو شخص نماز کو اپنے وقت پر پڑھے، وضو اچھی طرح کرے، خشوع و خضوع سے بھی پڑھے، کھڑا بھی پورے وقار سے ہو پھر اسی طرح رکوع وسجدہ بھی اچھی طرح اطمینان سے کرے غرض ہر چیز کو اچھی طرح ادا کرے تو وہ نماز نہایت روشن چمکدار بن کر جاتی ہے اور نمازی کو دعا دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ تیری بھی ایسی ہی حفاظت کرے جیسی تو نے میری حفاظت کی اور جو شخص نماز کو بری طرح پڑھے وقت کو ٹال دے وضو بھی اچھی طرح نہ کرے اور رکوع سجدہ بھی اچھی طرح نہ کرے تو وہ نماز بری صورت سیاہ رنگ میں بددعا دیتی ہوئی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے بھی ایسے ہی برباد کرے جیسے تو نے مجھے ضائع کیا۔ اس کے بعد وہ نماز پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر نمازی کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔

اب ہم ذرا اپنی نمازوں پر غور کریں کہ ہم ان کی حفاظت کرنے والے ہیں یا انہیں ضائع کرنے والے ہیں۔ یقیناً آج ہم اپنی نمازوں سے غافل ہیں

کی حفاظت نہیں کرتے اسی لئے اللہ کی رحمت و نصرت کی بجائے اللہ کے غضب کا شکار ہیں۔

عارف امت شیخ محی الدین اکبر ابن عربیؒ نے ایسے ہی لوگوں کے متعلق جو غفلت اور بے پروائی سے نمازیں پڑھتے ہیں ایک نظم میں فرماتے ہیں:

كم من مصل ماله من صلوته
سوى روية المحراب و الكد و العنا

(بہت سے نمازی ایسے ہیں کہ مسجد کی محراب دیکھنے اور خواہ مخواہ کی تکلیف و مشقت اٹھانے کے سوا ان کی نمازوں کا کوئی حاصل نہیں)

تصلى بلا قلب صلوة بمثلها
يصير الفتى مستوجبا للعقوبة

(اے غافل! تو بے دل لگائے ایسی نماز پڑھتا ہے کہ اس قسم کی نماز سے آدمی سزا کا مستحق ٹھہرتا ہے۔)

فويلك تدرى من تناجى معرضا
و بين يدى من تنحنى غير مخبت

(افسوس ہے کہ تجھ پر تو جانتا ہے کہ کس سے تو بے توجہی سے باتیں کر رہا ہے اور کس کے سامنے بیدلی سے جھک رہا ہے)

تخاطبه اياك نعبد مقبلا
على غيره فيها لغير ضرورة

(تو ایاک نعبد کہہ کر اس سے خطاب کرتا ہے اور اسی حالت میں بلا ضرورت تیرا دل دوسری طرف متوجہ ہوتا ہے)

ولو ورد من ما جاک للغیر طرفہ

تمیزت من غیظ علیہ و غیرۃ

(اور واقعہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص تجھ سے بات کرتے ہوئے دوسرے کی طرف دیکھنے لگے تو مارے غصے اور غیرت کے تو پھٹ پڑے)

اما تستحی من مالک الملک ان یریٰ

صدوک عنہ یا قلیل المروۃ

(او بے حیا اور بے مروت! تجھے اس مالک الملک سے شرم نہیں آتی کہ وہ تیری اس غفلت اور بے توجہی کو دیکھتا ہے۔)

صلوۃ اقیمت یعلم اللہ انھا

بفعلک ھذا طاعۃ کالخطیئۃ

(جو نماز اس طرح ادا کی گئی ہو، خدا جانتا ہے کہ وہ تیری اس غفلت کی وجہ سے گناہ کے درجہ میں ہے)

آج بھی اگر مسلمان حقیقت والی نمازیں پڑھنا شروع کر دیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمارے حالات نہ بدلیں۔ صحابہ کرام خشوع و خضوع والی نمازیں پڑھا کرتے تھے لہٰذا ان کی غیبی طور پر مدد کی جاتی تھی۔ ان کی عادت تھی کہ اپنے تمام کام دو رکعت نفل پڑھ کر اللہ سے حل کروالیا کرتے تھے۔ اور یہی وجہ تھی کہ اللہ رب العزت کی نصرت ان کے ساتھ تھی۔ وہ اطمینان و سکون والی زندگیاں گزارتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو پوری دنیا میں غلبہ عطا کر دیا تھا۔ آج بھی اگر ہم دنیا و آخرت کی کامیابی و سرخروئی حاصل کرنا چاہتے ہیں، اپنی پریشانیوں کا ازالہ چاہتے ہیں، چاہتے ہیں کہ ہمیں عزت رفتہ ملے تو ہمیں اپنی نمازوں کے معاملے میں فکرمند ہونے کی ضرورت ہے۔